سوال

عرفہ وغیرہ میں اجتماعی دعا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عرفہ کے دن عرفات میں اجتماعی دعا کے بارے میں کیا حکم ہے؟ مثلاً یہ کہ ایک حاجی دعاؤں کی کتابوں میں وارد بعض دعاؤں کو عرفہ وغیرہ کے دن پڑھے اور اس سے سن کر باقی حاجی ان دعاؤں کو بار بار دہرائیں اور آمین نہ کہیں تو کیا اس طرح کی یہ دعا بدعت ہے؟ امید ہے دلیل کے ساتھ اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں گے!

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس عظیم الشان دن میں حاجی کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں خوب خشوع وخضوع اور الحاح وزاری کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعا کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی غروب آفتاب تک یہ دن دعا اور ذکر الٰہی میں صرف فرمایا تھا۔ آپ نے جب وادی عرنہ میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع وقصر کی صورت میں ادا فرمائیں، پھر موقف تشریف لے گئے، صخرات اور جبل دعا۔۔۔جسے جبل آل بھی کہتے ہیں۔۔۔کے پاس وقوف فرمایا اور دعا اور ذکر الٰہی میں خوب خوب مشغول رہے، دعا کے لیے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور قبلہ رخ اور اپنی ناقہ پر سوار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ الحاح وزاری، آہستگی، شوق اور ڈر کے ساتھ اس سے دعا کریں۔ عرفہ دعا کے لیے بہترین جگہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ادعوا ربكم تَضَرُّعًا وَخُفيَةً ۚ إِنَّهُ لا يُحِبُّ المُعتَدينَ ﴿٥٥﴾... سورة الاعراف

"(لوگو) اپنے رب سے عاجزی سے اور چپکے چپکے دعائیں مانگا کرو وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔"

نیز فرمایا:

وَاذكُر رَبَّكَ فى نَفسِكَ ﴿٢٠٥﴾... سورة الاعراف

"اور اپنے رب کو اپنے دل ہی میں یاد کرتے رہو۔"

صحیحین میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے بلند آواز سے دعا شروع کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(ایہا الناس !اربعوا علی انفسکم ' انکم لیس تدعون اصم ولا غائبا ' انکم تدعونہ سمیعا قریبا وہو معکم والذی تدعونہ اقرب الی احدکم من عنق راحلۃ احدکم) (صحیح البخاری ' الجہاد ' باب مایکرہ من رفع الصوت فی التکبیر ' ح :2992 و صحیح مسلم ' الذکر والدعا ' باب استحباب خفض الصوت بالذکر لخ ' ح :2704 واللفظ لہ)

"لوگو!اپنے آپ پر شفقت و مہربانی کرو، تم کسی ایسی ہستی کو نہیں پکار رہے جو گونگی یا غائب ہو بلاشبہ تم جسے پکار رہے ہو وہ سمیع، قریب اور تمہارے ساتھ ہے اور جس ذات اقدس کو پکار رہے ہو وہ تم سے تمہاری سواری کی گردن سے بھی قریب تر ہے۔ "

اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کے انداز دعا کا ذکر کرتے ہوئے ان کی تعریف کی اور فرمایا :

ذِكرُ رَ‌حمَتِ رَ‌بِّكَ عَبدَهُ زَكَرِ‌يّا ٢ إِذ نادىٰ رَ‌بَّهُ نِداءً خَفِيًّا ٣ ... سورة مريم

"یہ تمہارے رب کی مہربانی کا بیان (ہے جو اس نے)اپنے بندے زکریا پر (کی تھی) جب انہوں نے اپنے رب کو دبی آواز سے پکارا۔ "

نیز فرمایا :

وَقالَ رَ‌بُّكُمُ ادعونى أَستَجِب لَكُم ٦٠ ... سورة غافر

"اور تمہارے رب نے فرمایا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔ "

بے شمار آیات واحادیث ہیں جن میں ذکر الہی اور دعا کی ترغیب کا ذکر ہے اور اس جگہ پر تو خالص طور پر کثرت کے ساتھ اخلاص، حضور قلب، ڈر اور شوق کے ساتھ خوب خوب دعا اور ذکر کرنا چاہیے۔ اس مقام پر بلند آواز سے ذکر، دعا اور تلبیہ بھی جائز ہے جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا گیا ہے۔ اگر کوئی انسان ایک جماعت کے ساتھ مل کر دعا کر رہا ہو اور سب لوگ اس کی دعا پر آمین کہہ رہے ہوں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، جیسا کہ قنوت، ختم قرآن اور استسقاء کی اجتماعی دعا میں یہ جائز ہے لیکن عرفہ کے دن عرفہ کے علاوہ کسی اور جگہ پر اجتماع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں اور آپ نے فرمایا ہے :

(من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھورد) (صحیح مسلم ' الاقضیۃ ' باب نقض الاحکام الباطلۃ...لخ ' ح :1718)

"جو کوئی ایسا عمل کرے جس کے بارے میں ہمارا امر نہ ہو تو وہ (عمل) مردود ہے۔ "

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی